اکائی10۔ ثلاثی سطح پر تدریس کی طرز رسائیاں (حصہ دوم)

(Approaches to teaching at tertiary level Part-2)

اکائی کے اجزا

10.0 تمہید(Introduction)

10.1 مقاصد(Objectives)

10.2 شراکتی طرز رسائی(Participatory Approach)

10.3 تعاونی طرز رسائی(Cooperative Approach)

10.4 شخصی طرز رسائی(Personalized Approach)

10.5 جامع طرز رسائی(Holistic Approach)

10.6 طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

(Critical Appraisal and Class-room implication of above approach)

10.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

10.8 فرہنگ(Glossary)

10.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

10.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

10.0 تمہید(Introduction)

طریقہ تدریس کا مقصد طلبا کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ معلم اور طلبا کے آپسی تعلقات میں توانائی لانا بھی ہے۔ معلم تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا استعمال کر کے طلبا کے دماغ کے ساتھ ساتھ اس کی مکمل شخصیت، ذہانت، جذبات، اقدار اور بنیادی جبلتوں کو بھی نکھارتا ہے۔ایک ماہر معلم تدریس کی طرز رسائیوں کا انتخاب کرنے سے پہلے اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کسی مضمون کو پڑھانے کے کیا مقاصد ہیں؟ ان مقاصد کو خوش اسلوبی کے ساتھ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے؟ نفس مضمون کس طرح سے پیش کیا جائے؟ ان تمام سوالات کا مناسب جواب جاننے کے لیے تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا علم ضروری ہے۔سابقہ اکائی میں آپ نے مختلف مکتبہ فکر؛ وقوفیت، تعمیریت اور اتصالیت کی اساس پر تعلیم کی اعلیٰ سطح پر تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا مطالعہ کیا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ تعمیری طریقہ تدریس تعمیریت پسند آموزشی نظریہ پر محیط ہے۔ تعمیری طریقہ تدریس اس بات پر یقین کرتی ہے کہ آموزش اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب متعلم آموزشی عمل میں سرگرم ہو کر شامل ہوتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق متعلم مفہوم اور معلومات کا کارساز ہوتا ہے۔ تعمیری تدریس تنقیدی فکر کو بالیدگی عطا کرتی ہے اور متحرک وخود مختار (Independent) متعلم کی تخلیق کرتی ہے۔ یہ نظریہ اس بات پر یقین کرتا ہے کہ آموزش ہمیشہ طلبا کی سابقہ معلومات پر ہی تشکیل و تعمیر ہوتی ہے۔ اس سابقہ معلومات کو اسکیما (Schema) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ساری نئی آموزش کی چھنائی (Filteration) پہلے سے موجود اسکیما کے ذریعے ہوتی ہے اس لیے تعمیری نظریات کے مقلدین کی تجویز ہے کہ آموزش زیادہ موثر اس وقت ہوتی ہے جب متعلم آموزشی عمل میں سرگرم ہو کر شرکت کرتا ہے، باوجود اس کے کہ وہ ساکت ہو کر علم کا حصول کرے۔ اس طرح کے تدریسی طریقے میں معلم طلبا کو سوالات اور سرگرمیوں کے ذریعے مشغول (Engage) کرتا ہے، انہیں خود تحقیق اور تفتیش (Explore) کی جانب گامزن کرتا ہے، وضاحت (Explain) کرواتا / کرتا ہے، تفصیل سے بیان (Elaborate) کرواتا / کرتا ہے اور ان کا تعین قدر کرتا ہے۔ بہترین تعمیری طریقہ اسے تسلیم کیا جاتا ہے جہاں سبھی سرگرمیاں حتیٰ کہ تعین قدر بھی طلبا اپنا خود کرتے ہیں اور معلم صرف سہل کار کے طور پر تدریسی واکتسابی عمل میں طلبا کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

تعلیم کی اعلیٰ سطح پر جبکہ طلبا عاقل اور بالغ ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی سابقہ معلومات بھی کافی وسیع ہوتی ہے، تدریس کی تعمیریت پسند طرز رسائی کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کی اس سطح پر شراکتی طرز رسائی، باہمی طرز رسائی، شخصی طرز رسائی، جامع طرز رسائی کا استعمال کر کے اعلیٰ جماعت کے طلبا کو یہ سکھایا جا سکتا ہے کہ سیکھا کیسے جاتا ہے؟ چونکہ تدریس کی ان طرز رسائیوں میں تجربات اور تربیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اس لیے طلبا متحرک ہو کر تدریسی عمل میں شامل ہوتے ہیں اور کمرہ جماعت کا ماحول جمہوری ہوتا ہے۔ تدریسی سرگرمیاں طلبا مرکوز اور معلم اور طلبا کے درمیان تعامل اور گفتگو پر محیط ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ طلبا کو اظہار خیال کا پورا موقع ملتا ہے جس سے کہ ان کی ترسیلی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے، طلبا خود سے تجربہ کرتے ہیں اور اس پر کمرہ جماعت میں مباحثہ کرتے ہیں۔ ان طرز رسائیوں میں طلبا کسی پروجیکٹ پر تحقیق کرتے ہیں اور اپنے نتائج کمرہ جماعت میں پیش کرتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں سیکھی گئی مہارتوں کا استعمال باہری دنیا میں کرتے ہیں اور باہری دنیا میں سیکھے گئے علم کی تعمیر کمرہ جماعت میں کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے گروہی عمل کو تقویت ملتی ہے اور طلبا میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے کہ وہ خود مختار آموزگار بنتے ہیں۔

اس اکائی میں آپ تعلیم کی اعلیٰ سطح پر شراکتی طرز رسائی (Participatory Approach)، باہمی طرز رسائی (Cooperative Approach)، شخصی طرز رسائی (Personalized Approach) اور جامع طرز رسائی (Holistic Approach) کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- شراکتی طرز رسائی کا تصور اور اس کے مختلف طریقہ کار کی وضاحت کر سکیں۔
- شراکتی طرز رسائی کے طور پر مبادلہ تدریس کا استعمال کمرہ جماعت میں کر سکیں۔
- شراکتی طرز رسائی کی خوبیاں بیان کر سکیں۔
- باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء کی فہرست سازی کر سکیں۔
- باہمی طرز رسائی میں تدریس کے نظام کا طریقہ کار واضح کر سکیں۔
- شخصی طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- شخصی طرز رسائی کے مقاصد اور بنیادی اجزاء پر روشنی ڈال سکیں۔
- شخصی طرز رسائی میں تدریس کے طریقہ کار کی مرحلہ وار وضاحت کر سکیں۔
- جامع طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- جامع طرز رسائی کے اجزاء پر مدلل بحث کر سکیں۔

10.2 شراکتی طرز رسائی (Participatory Approach)

شراکتی طرز رسائی پیاجے (Piaget, 1928) اور وائیگوٹسکی (Vygotsky, 1978) کی تعمیریت پسند طرز رسائی پر مبنی ہے جو علم کی ترسیل کے بجائے علم کی تعمیر پر زور دیتی ہے۔ براؤن وغیرہ (Brown, et al.,1989) کا خیال تھا کہ لوگ بامعنی مسائل کو حل کرتے وقت جب اپنے علم کا استعمال کرتے ہیں تو زیادہ سیکھتے ہیں۔ شراکتی طرز رسائی ایک انعکاسی تدریسی طریقہ ہے جسے بعض اوقات تعاملی طریقہ تدریس یا طلبا مرکوز تدریسی طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ سیکھنے والوں کی موضوعیت اور علم کی خود تعمیر پر زور دیتا ہے۔ یہ طرز رسائی اس بات پر یقین کرتی ہے کہ طالب علم معلومات اور مفہوم کا تخلیق کار ہوتا ہے۔ یہ طرز رسائی مانتی ہے کہ اگر صحیح طریقے سے رہنمائی کی جائے ہیں تو طلبا علم کی تعمیر خود کر سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں۔ شراکتی طرز رسائی سیکھنے کے عمل میں طلبا سے اعلیٰ درجے کی ذاتی شمولیت اور تحریک کی توقع رکھتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ سیکھا گیا علم مستحکم ہوتا ہے اور اسے یاد رکھنا آسان ہوتا ہے۔ یہ طرز رسائی موجودہ جدید طریقوں کی نمائندگی کرتی ہے جس میں طلبا کی فعالیت، مشق، تجربات اور کر کے سیکھنے کے طریقوں پر زور دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ طرز رسائی اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر طلبا کچھ کرنے کی کوشش کریں گے تو زیادہ سیکھیں گے، بجائے اس کے کہ وہ ساکت ہو کر صرف نئی معلومات پڑھیں یا سنیں۔ شراکتی طرز رسائی میں ایسے تدریسی طریقوں کو ترجیح دی جاتی ہے جس میں طلبا کی حد درجہ شمولیت سے تدریسی اکتسابی عمل آگے بڑھتا ہے۔

شراکتی طرز رسائی طلبا کو کمرہ جماعت کی سرگرمیوں، تفویضات، پروجیکٹس اور امتحان کے مکمل دورانیہ میں فعال شرکاء کے طور پر مشغول رکھتی ہے۔ اس طرز رسائی کا بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ طلبا تفویضات یا پروجیکٹس کو تیار کرتے ہیں، اس کا اطلاق کرتے ہیں اور پھر اپنے ساتھیوں کی تفویضات، پروجیکٹس اور تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں اور ان کی درجہ بندی کرتے ہیں۔ اس میں تمام تعلیمی سرگرمیاں

انفرادی یا گروہی صورت میں انجام دیا جاتی ہیں۔ طلبا اپنے ساتھیوں کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تاکہ وہ دوا پنے ساتھیوں کی خوبیوں اور خامیوں سے زیادہ سے زیادہ سیکھ سکیں۔ شراکتی طرز رسائی کا استعمال گریجویٹ اور پروفیشنل اسکولوں کے ساتھ ساتھ تعلیم بالغان کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ بازرسی اور تعین قدر اس طرز رسائی کے اہم اجزاء ہیں۔ کمرہ جماعت کے ماحول کو ملحوظ رکھتے ہوئے معلم مزکورہ شراکتی طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ، تدریس اس کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اس طرز رسائی کے موثر استعمال کے لیے سمعی-بصری آلات، فلپ چارٹ، پروجیکٹر، اوورہیڈ پروجیکٹر، وائٹ بورڈ، مختلف تعلیمی فلمیں، ماڈلز اور دیگر تدریسی معان اشیاء کی مدد لی جاسکتی ہے۔ طلبا کو مختلف شراکتی طریقوں جیسے گروہی سرگرمیاں، مبادلہ تدریس، برین اسٹارمنگ، کیس اسٹڈیز، رول پلے، مینجمنٹ گیمز، سماجی سروے، اشتراکی کھیل، اشتراکی مباحثہ، کارگزاری یا تجربات کی پیش کش، وغیرہ یا ان کے امتزاج کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی عمل انجام دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہاں مبادلہ تدریس کی مختصر وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

مبادلہ تدریس(Reciprocal Teaching):-

مبادلہ تدریس ایک ایسا تدریسی عمل ہے جس میں معلم اور طالب علم کے مابین کسی متن کے مفہوم کو اخذ کرنے کے مقصد سے بات چیت ہوتی ہے۔ مبادلہ تدریس ایک قسم کی مطالعہ کی تکنیک ہے جو طلبا کے تفہیمی مطالعے کی صلاحیت کا فروغ کرتی ہے۔ صحیح معنوں میں یہ مطالعہ کی ہی ایک تکنیک ہے۔ اس کی ابتدائی Michigan University امریکہ کے Palincsar and Brown نے 1986 میں کی تھی۔ ان کے مطابق مبادلہ تدریس کا مقصد متن کے مفہوم کو اخذ کرنے میں معلم اور طلبا کے مابین اور طلبا کی آپسی گروہی کوششوں کو سہولت فراہم کرنا ہے۔

مبادلہ تدریس کے اجزاء(Elements of Reciprocal Teaching):- کمرہ جماعت میں کامیاب مبادلہ تدریس کے لیے پانچ لازمی اجزاء کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ اجزاء درج ذیل ہیں۔

1. خلاصہ یا توضیح کرنا(Summarizing)
2. سوالات کرنا(Questioning)
3. وضاحت کرنا(Clarifying)
4. پیشن گوئی کرنا(Predicting)

مبادلہ تدریس میں تدریس کا نظام / تکنیک(Mechanism of Reciprocal Teaching):- مبادلہ تدریس استاد کی نگرانی میں اور چھوٹے گروہوں کی اشتراکی تحقیق میں بہت موثر ہوتی ہے۔ مبادلہ طرز رسائی طلبا کو مطالعے سے متعلق چار مخصوص لائحہ عمل؛ خلاصہ یا توضیح کرنا(Summarizing)، سوالات کرنا(Questioning)، وضاحت کرنا(Clarifying) اور پیشن گوئی کرنا(Predicting) کی تربیت فراہم کرتی ہے جو متحرک اور باشعور تفہیم کے لیے معاون اور مددگار ہوتی ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

- چار طلبا پر مشتمل طلبا کے گروہ کی تشکیل دی جاتی ہے۔
- ہر طالب علم کو ایک نوٹ کارڈ دیا جاتا ہے جس پر اس کا کردار لکھا ہوتا ہے۔ جیسے؛ تلخیص کار(Summarizer)، سوال کرنے والا

(Questioner)، وضاحت کرنے والا(Clarifier) اور پیشن گوئی کرنے والا(Predictor)۔ ہر طالب علم کو اپنے کارڈ پر لکھے کردار کے مطابق کردار ادا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

- گروپ کے سبھی طلبا کو متعین مواد پڑھنے کے لیے دیا جاتا ہے۔
- طلبا سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے کردار کے مطابق عبارتوں کے کلیدی الفاظ، مخصوص معلومات اور پیچیدہ الفاظ کو خط کشیدہ کر سکتے یا علامات اور نشانات بنا سکتے ہیں۔
- متعینہ مواد کا مطالعہ مکمل ہو جانے کے بعد تلخیص کار مواد مضمون کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔
- سوال پوچھنے والا دقیق الفاظ، پیچیدہ عبارت، غیر واضح معلومات اور سابقہ معلومات پر مبنی سوالات پوچھتا ہے۔
- توضیح کار سوالات کے جواب دیتا ہے اور پیچیدہ عبارتوں کی وضاحت کرتا ہے۔
- پیشن گوئی کرنے والا مواد مضمون میں آگے آنے والی معلومات یا اس کے اگلے حصّے میں کیا آنے والا ہے، اس سے متعلق پیشن گوئی کرتا ہے۔
- متعینہ مواد کا مطالعہ مکمل ہو جانے کے بعد کرداروں کو بتدریج بدل دیا جاتا ہے اور اسی طرح مواد مضمون کے اگلے حصّے کا مطالعہ شروع کیا جاتا ہے۔
- استاد یا معلم صرف ایک سہل کار کے طور پر کام کرتا ہے اور طلبا میں مندرجہ بالا چاروں مہارتوں کا فروغ کرتا ہے۔

شراکتی طرز رسائی کی خوبیاں(Features of Participatory Approach)

تدریس کی شراکتی طرز رسائی میں معلم اور طالب علم دونوں تدریسی اکتسابی عمل میں سرگرم شمولیت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بغیر تدریسی عمل نامکمل ہوتا ہے۔ کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران معلم مختلف سرگرمیاں کرتا ہے۔ وہ طلبا سے سوالات پوچھتا ہے، تختہ تحریر پر لکھتا ہے، بازرسی فراہم کرتا ہے اور تدریسی عمل میں طلبا کی معاونت حاصل کرتا ہے۔ اس کی حصوصیات درج ذیل ہیں۔

- شراکتی طرز رسائی میں معلم اور طلبا کی یقینی شراکت ہوتی ہے۔ دونوں کی مشترکہ کوششوں سے ہی تدیسی و اکتسابی عمل آگے بڑھتا ہے۔
- تدریسی عمل بامقصد، موثر اور متحرک ہوتا ہے۔
- طلبا کو مستحکم علم حاصل ہوتا ہے۔
- اس کے استعمال سے کمرہ جماعت کے ساکت ماحول کو متحرک بنایا جا سکتا ہے۔
- طلبا کو ان کی حقیقی سطح کا علم ہوتا ہے جس سے کہ حصول علم کے مطلوبہ اہداف کی نشاندہی ہوتی ہے۔
- مواد مضمون آسان، قابل فہم، قابل ادارک اور قابل اطلاق بنتا ہے۔
- کمرہ جماعت کا ماحول جمہوری، معاون اور متحرک ہوتا ہے جس سے طلبا کی ہمہ جہت نشوونما ہوتی ہے۔

- معلم، نصاب اور تدریس کے تئیں طلبا کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: شراکتی طرز رسائی کی خوبیاں بیان کیجیے۔

10.3 باہمی طرز رسائی (Cooperative Approach)

دوسری عالمی جنگ (1939-1945) کے زمانے میں مختلف ماہرین عمرانیات اور ماہرین نفسیا ت جیسے: Allport,Watson,Shaw اور Mead نے باہمی آموزش کے نظریے کو یہ دیکھنے کے بعد قائم کیا کہ گروہ کا عمل مقدار میں خوبیوں میں اور مجموعی پیداوار یا حصولیابی میں تنہا کام کرنے کی بہ نسبت زیادہ اور بہتر ہوتا ہے۔ماہرین فلسفہ اور ماہرین نفسیات جیسے؛ Jhon Dewey اور Kurt Lewin نے 1930-1940 کے درمیان باہمی آموزش کے نظریات سے متاثر ہوئے۔John Dewey کا خیال تھا کہ طلبا کے علم اور سماجی مہارتوں میں فروغ کا باہری زندگی اور جمہوری سماج میں استعمال ہونا چاہئے۔ یہ نظریہ طلبا کو ایسے پیکر میں ڈھالتا ہے جس سے کہ وہ علم کے سرگرم وصول کنندہ، معلومات کا اشتراک کرنے والے اور آموزشی گروہ کے ایک ذمہ دار رکن بن سکیں۔

باہمی آموزش کو ایک ایسی طرز رسائی سے موسوم کیا جاتا ہے جس میں جماعت کے طلبا خود کو چھوٹے- چھوٹے مختلف گروپ میں تقسیم کر لیتے ہیں اور آپسی مقابلہ سے بالاتر ہو کر آموزشی ماحول میں باہمی کوششوں سے مل جل کر مضمون مخصوص کے نفس مضمون کی آموزش کرتے ہیں۔Ross اور Smith باہمی آموزش کی تعریف فہم و فراست کی مطلوب، اختراعی، وسیع اور اعلیٰ سطح کے تفکر کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ باہمی آموزش ایک ایسی تعلیمی طرز رسائی ہے جس کا مقصد کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کو تعلیمی اور سماجی آموزشی تجربات میں منظم کرنا ہے۔ باہمی آموزش کا مقصد صرف طلبا کی گروہ بندی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد مثبت آپسی انحصار کو تشکیل دینا ہے۔اس طرح کی آموزش میں طلبا مجموعی طور پر تعلیمی ہدف کی جانب آگے بڑھنے کی سعی کرتے ہیں۔

باہمی آموزش میں طلبا ایک دوسرے کے باہمی اشتراک سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ایک دوسرے کے وسائل اور مہارتوں سے استفادہ کرتے ہیں، ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرتے ہیں، ایک دوسرے کے خیالات کی قدر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ اس طرح کی آموزش میں معلم کا کردار صرف معلومات فراہم کرنے کے بجائے سہولت فراہم کرنا ہوتا ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آموزشی عمل میں ہر فرد کامیاب ہوتا ہے جب گروپ کامیاب ہوتا ہے۔

باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء (Elements of Cooperative Approach):۔ کمرہ جماعت میں کامیاب باہمی آموزش کے لیے پانچ لازمی اجزاء کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ اجزاء درج ذیل ہیں۔

1. مثبت آپسی انحصار(Positive Interdependence)
2. انفرادی اور مجموعی ذمہ داریوں کا احساس(Individual and Group Accountability)
3. ارتقائی تعامل(Promotive Interaction)
4. آپسی تعامل کی مہارتوں کی تربیت(Training Inter-personal Skills)
5. گروہی عمل(Group Processing)

باہمی طرز رسائی کی خصوصیات(Characteristics of Cooperative Approach)

باہمی طرز رسائی کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- باہمی طرز رسائی تدریس واکتساب کو مضمون اور معلم مرکوز بنانے کے بجائے طلبا مرکوز بنانے پر زور دیتی ہے۔
- یہ طلبا سے پہل کرنے اور اپنی آموزشی راہ خود منتخب کرنے کا مطالبہ کرتی ہے، انہیں معلم کے ذریعے طے کیے گئے راستے پر چلنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاتا۔
- باہمی طرز رسائی اس بات پر یقین کرتی ہے کہ طلبا اسی وقت اچھی طرح سیکھتے ہیں جبکہ انہیں مقابلہ سے خالی، معاون ماحول میں سیکھنے کے آزاد مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- باہمی طرز رسائی مطالبہ کرتی ہے معلم کو ایک معاون، رفیق، خیر خواہ اور رہنما کا کردار ادا کرتے ہوئے طلبا کو اس طرح کی آموزشی سہولیات فراہم کرنے کا کام کرنا چاہیے جس سے کہ انہیں آپسی معاونت کرتے ہوئے حصول علم میں مدد ملے۔
- باہمی طرز رسائی کمرہ جماعت میں تدریس کے لیے خطاب اور مظاہرہ طریقہ کے بجائے طلبا کے مابین ایک صحت مند اور بامعنی تعامل کے ذریعے حصول علم پر زور دینے کی حمایت کرتی ہے۔
- باہمی طرز رسائی کا یقین ہے کہ صحیح اور حقیقی آموزش اپنی مکمل صورت میں اسی وقت ممکن ہے جبکہ وہ گروپ میں باہمی تعاون سے حاصل کی جائے۔
- باہمی طرز رسائی میں حصول علم کے نقطہ نظر سے انفرادی طور پر علیحدہ-علیحدہ کی جانے والی کوششوں کی بہ نسبت مل جل کر باہمی طور پر کی جانے والی گروہی کوششوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔
- باہمی طرز رسائی یقین کرتی ہے کہ طلبا معاون ماحول میں باہمی طریقوں کو اپنا کر حصول علم کی راہ پر گامزن ہوسکتے ہیں۔ طلبا فطری طور پر اچھے ہم جولیوں اور کمرہ جماعت کے ساتھیوں کے ساتھ نزدیکی، مساوات اور اپنائیت کا احساس کر نظریات، معلومات اور مہارتوں کا اچھی طرح تبادلہ کرتے ہیں۔ طلبا ایک دوسرے سے مستفیض ہوتے ہوئے ایسے ماحول میں کچھ زیادہ ہی سیکھتے ہیں۔

- باہمی طرز رسائی اس نظریہ پر مبنی ہے کہ طلبا کی حصولیابی اور کارکردگی کا تعین قدر اس صورت میں ہی اچھی طرح ممکن ہے جبکہ ان کی انفرادی حصولیابی اور کارکردگی کے تعین قدر کے بجائے پورے گروپ کی حصولیابیوں اور کارکردگی کا تعین قدر کیا جائے۔ اس سے بچوں کی عزت نفس کا تحفظ ہوتا ہے اور ان میں ٹیم اسپرٹ پیدا ہوتی ہے۔
- باہمی طرز رسائی کا یقین ہے کہ تدریس واکتساب کے عمل میں طلبا کو مل جل کر باہمی طور پر کام کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ ایسا کرنے سے انہیں مستقبل میں ایک معاون اور ذمہ دار سماجی زندگی جینے کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔

باہمی طرز رسائی میں تدریس کا نظام / تکنیک (Mechanism of Cooperative Approach)

عام طور پر باہمی طرز رسائی میں تدریس کے لیے درج ذیل طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- گروہی مقاصد کا تعین (Setting Group Objectives)
- مجموعی عمل کا خاکہ تیار کرنا (Prepare blue print of the whole task)
- باہمی گروہ کی تشکیل (Formation of Cooperative groups)
- وضاحت فراہم کرنا اور وصول کرنا (Give and receive explanation)
- ہر ایک گروہ کو کام سونپنا (Assigning role to each group)
- گروہ کی نگرانی اور سہولیات فراہم کرنا (Facilitating and monitoring the group)
- نتائج کو کمرہ جماعت میں پیش کرنا (Presentation of findings in the class-room)
- کمرہ جماعت میں نتائج پر بحث ومباحثہ، تجزیہ، تحلیل، تعین قدر اور اصلاح
- (Discussion ,Analysis , Synthesis, Evaluation and Improvement of the findings)
- تعمیم (Generalization)

تدریس کے طریقہ کار کو سیکھنے کے لیے درج ذیل تدریسی عمل کا بغور مطالعہ کیجئے۔

1. باہمی طرز رسائی کے پہلے تدریسی عمل کے طور پر سب سے پہلے نفس مضمون کے نصاب کی کسی ایک اکائی کو کچھ بامعنی حصوں یا ذیلی اکائیوں میں منقسم کیا جاتا ہے اور جماعت کے تمام طلبا کو علیحدہ-علیحدہ گروپ (ایک گروپ میں 4 سے 8 طلبا) میں منقسم کر دیا جاتا ہے۔ اب ان تمام گروپ میں پہلے سے منقسم کی گئیں ذیلی اکائیوں کو باہمی آموزش کے لیے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ گروپ میں شامل طلبا مل جل کر باہمی طریقے سے اپنی ذیلی اکائیوں سے متعلق نفس مضمون کی معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تحلیل، تعین قدر کر کے مختلف قسم کے بامعنی، مفاہیم اور معلومات کو جمع کرنے، اکتسابی تجربات کو حاصل کرنے، افادی تجربات اور عمل کو انجام دینے کی جانب گامزن ہوتے ہیں۔ ایسا کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ طلبا ایک دوسرے کی کوششوں میں تال میل اور معاونت قائم رکھیں۔ متعینہ وقت کے بعد مختلف گروپ کے تمام طلبا تفویض کی گئی ذیلی اکائیوں سے حاصل

اکتسابی تجربات کو ایک ساتھ بیٹھ کر اس پر بحث و مباحثہ اور تبصرہ کرتے ہیں۔ اس طرح نفس مضمون کی ذیلی اکائی سے جو کچھ بھی انھوں نے سیکھا ہے دوسرے گروپ کو اس سے اچھی طرح متعارف کراتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہر ایک گروپ اپنے ذریعے حاصل اکتسابی تجربات کی تدریس دیگر گروپ کے سامنے کرتا ہے۔ اس طرح مکمل اکائی سے متعلق نفس مضمون سیکھنے کے بعد طلبا کو دوبارہ اپنے گروپ میں کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، تاکہ وہ آپس میں مکمل تعاون کرتے ہوئے مکمل اکائی کا زیادہ سے زیادہ اچھی طرح عمیق مطالعہ کر سکیں۔

2. باہمی طرز رسائی کے دوسرے تدریسی عمل کے طور جماعت کے طلبا کو ایک گروپ پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ اگر پروجیکٹ کا انتخاب طلبا کی رضامندی سے کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس طرح کے گروپ پروجیکٹ پر کام کرنے سے طلبا کو اشتراکی ماحول میں باہمی طرز رسائی کا استعمال کرتے ہوئے اکتسابی تجربات حاصل کرنے اور اور پروجیکٹ سے متعلق سرگرمیوں کو انجام دینے کے افادی مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ گروپ کے ذریعے جس پروجیکٹ پر بھی کام کیا جائے یا کسی بھی قسم کا گروہی سروے یا تحقیقی کام کیا جائے یہ اچھی طرح سے منظم اور منصوبہ بند ہونا چاہئے۔ اس سے طلبا میں اعلیٰ درجے کی انعکاسی سوچ، تجزیہ اور تعین قدر کی مہارتوں کی نشو ونما ہوتی ہے۔ اس طرح کی سرگرمیوں کے ذریعے طلبا گروپ کے ساتھ مل جل کر کام کرنا سیکھتے ہیں جس سے انہیں مختلف قسم کی تجرباتی، مظاہراتی، اور عملی اہلیتوں کی نشو ونما کے موزوں مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

3. باہمی طرز رسائی کے تیسرے تدریسی عمل کے طور پر جماعت کے طلبا کو چھوٹے۔ چھوٹے گروپ میں اس طرح تقسیم کیا جاسکتا ہے کہ ہر ایک گروپ میں مختلف صلاحیتوں کے 4 یا 5 طلبا موجود ہوں۔ اب ہر ایک گروپ کو جو سبق یا اکائی معلم کے ذریعے پڑھائی جا چکی ہے ، اسی کا دوبارہ مشاہدہ، اکتسابی تفہیم، غور و فکر وغیرہ کرنے کے لیے کہا جائے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ سبق یا اکائی مخصوص میں کمرہ جماعت کے سبھی طلبا اکتسابی عبور (Learning Mastery) کی سطح پر پہنچ جائیں۔ اس ہدف کو باہمی طرز رسائی کا استعمال کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اپنے اپنے گروپ کے سبھی طلبا ایک دوسرے کے ساتھ مکمل معاونت کرتے ہیں۔ جس امور پر جس طالب علم کو مہارت ہوتی ہے وہ اپنے دیگر ساتھیوں کو اچھی طرح سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی ایک امور کو اچھی طرح جاننے اور سمجھنے کے لیے سب مل جل کر کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح یہ کوشش کی جاتی ہے کہ گروپ میں شامل تمام طلبا مطلوبہ اکتساب حاصل کرنے میں مہارت کی سطح (Mastery Level) پر پہنچ سکیں۔ اس طرح کی باہمی کوششوں کے بعد جماعت کے تمام طلبا کی انفرادی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے لیے گروہی جانچ کی جاسکتی ہے اور پھر اس کے نتیجے کی بنیاد پر ان کے گروپ کی گریڈنگ کر کے انہیں سرٹیفکیٹ وغیرہ فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

4. باہمی طرز رسائی کے چوتھے عمل کے طور پر نفس مضمون سے متعلق ایک اکائی کو جماعت کے 5 یا 6 گروپ، جن میں مختلف اہلیتوں کے طلبا بھی شامل ہوسکتے ہیں، میں باہمی آموزش کے لیے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ کسی بھی ایک گروپ میں ہر ایک طالب علم کو اکائی مخصوص کے کسی حصے یا ذیلی اکائی کی آموزش کے حصول کے لیے ذمہ دار بنا دیا جاتا ہے۔ اس ذیلی اکائی کی آموزش کے لیے دوسرے تمام گروپ میں کوئی نہ کوئی طالب علم ضرور ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس طرح سے کمرہ جماعت کے مختلف گروپ کے یہ تمام

طلبا جو کسی ذیلی اکائی کی آموزش کے ذمہ دار بنائے جاتے ہیں انہیں آپس میں تال میل رکھ کر آپسی معاونت کرنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے اور یہی ان سے امید بھی کی جاتی ہے۔ اس طرح گروپ مخصوص کے تمام ارکان اپنی-اپنی ذیلی اکائیوں سے متعلق نفس مضمون کی معلومات، تفہیم، مہارتوں کو اچھی طرح سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک متعین وقت کے بعد گروپ کے طلبا ایک ساتھ بیٹھ کر اپنی اپنی آموزشی حصولیابیوں سے ایک دوسرے کو متعارف کراتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہر ایک گروپ اپنے ذریعے حاصل اکتسابی تجربات کی تدریس دیگر گروپ کے سامنے کرتا ہے۔ اس طرح مکمل اکائی سے متعلق نفس مضمون سیکھنے کے بعد طلبا کو دوبارہ اپنے- اپنے گروپ میں کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، تاکہ وہ آپس میں مکمل تعاون کرتے ہوئے مکمل اکائی کا زیادہ سے زیادہ اچھی طرح عمیق مطالعہ کر سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء کو قلم بند کیجیے۔

10.4 شخصی طرز رسائی (Personalized Approach)

شخصی تدریسی طرز رسائی کو پیش کرنے کا سہرا پروفیسر فریڈ ایس. کیلر (Fred S. Keller) کو جاتا ہے۔ انہوں نے جے. جی. شیر من (J.G. Sherman) کے ساتھ مل کر مارچ 1963ء میں تدریس کی اس طرز رسائی کا ارتقاء کیا۔ اس کا استعمال سب سے پہلے کولمبیا یونیورسٹی میں نفسیات کی تدریس کے لیے کیا گیا۔ اس طرز رسائی کو کیلر منصوبہ (Kellar Plan) کے نام سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ تدریس کی یہ طرز رسائی ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر بی. ایف. اسکینر (1904-1990) کے پروگرام انسٹرکشن (Programme Instruction) سے کافی متاثر ہے۔ کیلر اور شیر من نے اعلیٰ جماعتوں میں اعلیٰ درجہ کے اکتساب کے لیے شخصی طرز رسائی کا ارتقاء پروگرام انسٹرکشن کی اساس پر کیا۔

تدریس کی شخصی طرز رسائی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے تدریس کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں خالص انفرادی نظریہ کو ذہن میں رکھ کر تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کی جاتی ہے۔ اس طرز رسائی میں طلبا کا کردار مرکزی ہوتا ہے۔ تدریس و اکتساب کی تمام تر سرگرمیاں طلبا پر ہی مرکوز ہوتی ہیں۔ تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری طالب علم مخصوص کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کے تناظر میں کی جاتی ہے۔

گرین (Green,1974) کے مطابق؛" شخصی تدریسی نظام کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیوں کہ اس میں سبھی طلبا کو کسی دوسرے فرد کے ذریعے انفرادی طور پر آمنے سامنے ہو کر تدریس کی جاتی ہے، خواہ کمرہ جماعت میں طلبا کی تعداد 100 ہی کیوں نہ ہوں۔"

نیپر(Naper,1980)کے لفظوں میں؛"شخصی تدریس کا نظام بنیادی طور پر خود کی رفتار سے آگے بڑھنے والے ایسے آزاد اکتساب کی نمائندگی کرتا ہے جس میں سبھی طلبا مخصوص طور پر ڈیزائن کیے گئے نصاب کی اکائیوں پر کام کرتے ہیں۔ہر ایک اکائی کے لیے مقاصد متعین ہوتے ہیں اور تفویضات و مسائل حل کرنے سے متعلق ہدایات فراہم کی جاتی ہیں۔جب کوئی طالب علم یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے نفس مضمون پر مہارت حاصل کر لی ہے تو اسے اُس اکائی کی ایک مختصر جانچ سے گزرنا ہوتا ہے۔اگلی اکائی پر کام کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لیے طالب علم کو لازمی طور پر اس اکائی جانچ سے گزرنا ہوتا ہے۔ان اکائی جانچوں کی اسکورنگ نگراں یا مشاہدہ نگار کے ذریعے فوری طور پر کی جاتی ہے۔"

شخصی طرز رسائی کی خصوصیات (Characteristics of Personalized Approach):۔گرین اور نیپر کے ذریعے پیش کی گئی وضاحت کی اساس پر شخصی طرز رسائی کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- شخصی طرز رسائی میں طالب علم مخصوص کو اس کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انفرادی طور پر حصول علم کرایا جاتا ہے۔
- اس میں انفرادی تفاوت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، تمام طلبا کو اپنے-اپنے طریقے سے اور اپنی خود کی رفتار سے سیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔
- اس میں نفس مضمون کو باقاعدہ نسبتاً کچھ بڑی اکائیوں میں منقسم کیا جاتا ہے اور ہر ایک طالب علم کو ان سے استفادہ کرنے کے لیے مناسب ہدایات اور معاون اشیاء وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ہر ایک طالب علم اچھی طرح سے تربیت یافتہ اور اہل نگراں کی زیر نگرانی علم کا حصول کرتے ہیں۔
- تمام طلبا کو نفس مضمون کے اکتساب پر مکمل طور پر عبور حاصل کرنا ہوتا ہے لیکن ایک طالب علم کی کارکردگی کا موازنہ کسی دوسرے طالب علم سے نہیں کیا جاتا ہے۔جب کوئی طالب کسی ایک اکائی کے نفس مضمون پر عبور حاصل کر لیتا ہے تو اس کی اکائی جانچ کی جاتی ہے اور اس میں کامیاب ہونے کے بعد ہی اسے دوسری اکائی پر کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔اگلی اکائی پر کام کرنے کے لیے طالب علم کو کسی دوسرے طالب علم کا انتظار نہیں کرنا ہوتا ہے۔
- شخصی طرز رسائی میں حصول علم کی تمام ذمہ داری اور اس پر مکمل کنٹرول طالب علم کا ہوتا ہے۔ہر ایک طالب کو اپنی مخصوص ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور رفتار سے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس طرز رسائی کا استعمال اعلیٰ جماعتوں میں زیادہ کیا جاتا ہے۔
- شخصی طرز رسائی کا استعمال تعلیم کی اعلیٰ سطح پر عمومی جماعتوں میں کیا جا سکتا ہے۔اگر نگراں کی ضرورت زیادہ ہو تو اچھے طلبا کو تربیت فراہم کر کے انہیں یہ ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے۔
- اس طرز رسائی کے استعمال سے طلبا میں ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے اور ان میں پختگی آتی ہے اور وہ تاحیات متعلم(Life-long

(Learner) بنتے ہیں۔

شخصی طرز رسائی کے مقاصد (Objectives of Personalized Approach)

شخصی طرز رسائی کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

- معلم اور طلبا کے مابین اچھے انفرادی اور سماجی تعلقات قائم کرنے میں معاونت کرنا۔
- انفرادی طور پر روبرو ہو کر تمام طلبا پر انفرادی طور پر اچھی طرح سے توجہ دینا۔
- خود کی رفتار سے آگے بڑھتے ہوئے تمام طلبا کو نفس مضمون کے اکتساب میں عبور حاصل کرنے میں معاونت کرنا۔
- طلبا کو فوری طور پر زیادہ سے زیادہ باز رسی فراہم کرنا۔
- حصول علم کو معلم مرکوز کے بجائے طلبا مرکوز بنانا۔
- طلبا کو یہ سکھانا کہ سیکھا کیسے جاتا ہے۔
- طلبا کو تاحیات متعلم بنانا اور انہیں ذمہ داری کا احساس کرانا۔

شخصی طرز رسائی کے بنیادی اجزاء (Fundamental Elements of Personalized Approach)

شخصی طرز رسائی کے بنیادی اجزاء درج ذیل ہیں۔

- شخصی اجزاء کی موجودگی (Presence of personal element):۔ تدریس کی شخصی طرز رسائی میں اکتساب کو زیادہ سے زیادہ انفرادی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہر ایک طالب علم کو نگراں کی زیر نگرانی سکھانا اس طرز رسائی کا بنیادی جز ہے۔ اس سے طلبا اور معلم کے مابین عمدہ انفرادی اور سماجی تعلقات استوار ہوتے ہیں اور طلبا سونپی گئی علمی سرگرمیوں میں عبور حاصل کرتے ہیں۔
- عبوری اکتساب (Mastery learning):۔ خواہ کسی طالب علم کی کارکردگی کی سطح کمرہ جماعت میں کیسی بھی ہو، طلبا کے مابین باہمی موازنہ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ ہر ایک طالب علم کو سیکھنے کے آزاد مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ طالب علم ہر ایک اکائی پر عبور حاصل کر سکے۔ اس کے لیے ایک اکائی مکمل ہونے کے بعد اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ جانچ میں کامیاب ہونے کے بعد ہی طالب علم کو آئندہ اکائی تفویض کی جاتی ہے۔
- شخصی رفتار (Self-pacing):۔ یہ طرز رسائی تمام طلبا کو اپنی ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور اپنی رفتار سے نفس مضمون پر عبور حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ طلبا ایک اکائی پر عبور حاصل کرنے کے بعد دوسری اکائی کی جانب گامزن ہو جاتے ہیں انہیں اپنی کمرہ جماعت کے دیگر ساتھیوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا ہے۔
- تحریری عمل پر زور (Emphasis on written work):۔ شخصی طرز رسائی میں روایتی طرز رسائیوں کہ بہ نسبت تحریری تفویضات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ طلبا کے سامنے جو بھی نفس مضمون سیکھنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے وہ تحریری صورت میں ہوتا

ہے، انہیں ضروری ہدایات بھی تحریری صورت میں دی جاتی ہے اور نفس مضمون پر اکتسابی عبور کی جانچ بھی تحریری صورت میں ہوتی ہے۔ اس طرح اس طرز رسائی میں تحریری امور پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

- زبانی مراسلت کو کم سے کم کرنا(Reducing use of oral communication):۔ شخصی طرز رسائی میں ایسی تمام کوششیں کی جاتی ہیں کہ زبانی مراسلت کا استعمال کم سے کم ہو۔ زبانی مراسلت اسی وقت کی جاتی ہے جبکہ درس، رہنمائی اور تحریک فراہم کرنے کی شدید ضرورت محسوس ہو۔ اس کے علاوہ اس طرز رسائی میں کثیر ابلاغی ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ طلبا کو مختلف قسم کی اطلاعات، علمی ذرائع، بصری سمعی آلات کا استعمال کرنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس سے کہ زبانی مراسلت پر انحصار کم ہو جاتا ہے۔
- موزوں تقویت کا اہتمام(Provision of appropriate reinforcement):۔ شخصی طرز رسائی نظام میں تمام طلبا کو ان کی اکتسابی حصولیابی میں زیادہ سے زیادہ فوری تقویت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ طالب علم جیسے ہی کسی اکائی پر عبوری مہارت حاصل کرتا ہے تو فوری طور پر اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ نگراں کے ذریعے فوری طور پر اس کی اسکورنگ کی جاتی ہے اور اس پر فوری بازرسی فراہم کر کے طالب علم کو آئندہ اکائی میں اکتسابی مہارت حاصل کرنے کے لیے متحرک کیا جاتا ہے۔
- نگراں کا استعمال(Use of Proctors):۔ شخصی طرز رسائی نظام کی سب سے بڑی خوبی انفرادی توجہ دینا ہے۔ اس سے طلبا کے اکتسابی عمل کی نگرانی کرنے، بروقت مطلوبہ مشاورت اور رہنمائی فراہم کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جو طالب علم نفس مضمون پر اکتسابی عبور حاصل کر لیتا ہے ایسے اہل طالب علم کو تربیت فراہم کر کے نگراں کا کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے پر شخصی طرز رسائی میں مکمل کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- بربادی اور جمود کو کم کرنا(Reducing the problem of wastage and stagnation):۔ شخصی طرز رسائی نظام کے پس منظر میں یہ تصور کام کرتا ہے کہ تدریس کے ذریعے تمام طلبا کی کارکردگی اور حصولیابی کو اکتسابی عبور (Learning Mastery) تک پہنچایا جائے، خواہ اس کے لیے طالب علم کو انفرادی سطح پر کتنا ہی وقت اور توانائی لگانی پڑے۔ اس طرح جزوی علم حاصل کرتے رہنے سے روایتی تدریسی نظام میں وقت، وسائل اور توانائی کا جو ضیاع ہوتا ہے اسے شخصی طرز رسائی کا استعمال کر کے کم کیا جا سکے۔ اس طرز رسائی کی خاص بات یہ ہے کہ کسی طالب علم کی کامیابی یا ناکامی سے دیگر طلبا کی اکتسابی رفتار پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ اس طرح غیر ضروری جمود سے دیگر طلبا کو آزادی ملتی ہے۔
- معلم کا کردار(Role of the Teacher):۔ شخصی طرز رسائی نظام روایتی تدریس کے طریقوں کی بہ نسبت معلم سے ایک بالکل نئے کردار کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہاں معلم صرف مقرر، خطیب، اطلاعات فراہم کرنے والا نہیں رہ سکتا اور نہ ہی اس کا کردار گروہی معلم کا ہوتا ہے۔ یہاں اسے انفرادی طور پر تمام طلبا کی انفرادیت کو ملحوظ رکھ کر علیحدہ۔علیحدہ صورت میں اکتسابی عمل کا اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ اسے طلبا کو ان تمام تدریسی اکتسابی حالات، وسائل اور سہولیات فراہم کرنی ہوتی ہیں جو ان میں انفرادی طور پر اپنی رفتار سے نفس مضمون پر اکتسابی مہارت حاصل کرنے میں معاونت کرے۔ اس لیے معلم کو یہاں ایک کامیاب

منتظم، رہنما اور تسہیل کار کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے اور طلبا سے انفرادی و سماجی طور پر معاونت کر کے انہیں متحرک کرتے ہوئے اپنے طریقے سے اکتسابی راہ پر گامزن رہنے میں پورا ساتھ نبھانا پڑتا ہے۔ اس طرح شخصی طرز رسائی نظام میں معلم کا کردار اور اس کی ذمہ داریوں کا دائرہ دونوں کافی وسیع اور انتہائی اہم ہوتا ہے۔

شخصی طرز رسائی میں تدریس کا نظام / تکنیک (Mechanism of Personalized System of Instruction)

شخصی طرز رسائی نظام میں تدریس کے لیے عام طور پر درج ذیل طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- سب سے پہلے مضمون مخصوص کے نصاب میں دیے گئے نفس مضمون کے عنوانات کو مناسب اکائیوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ ایسا کرتے وقت یہ خیال رہے کہ پروگرام انسٹرکشن کے فریم سے ان اکائیوں کی جسامت کچھ بڑی رکھنا چاہئے۔
- اکائی مخصوص کے اکتساب سے متعلق مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ ان مقاصد کو طرز عمل میں تبدیلی کی اصطلاحات میں واضح طور پر تحریری صورت میں طلبا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ طلبا کو اکتسابی حصولیابی میں معاونت فراہم کرنے کے لیے تدریسی اکتسابی حالات، مواد مضمون، اکتسابی معاون اشیاء و آلات، مطالعہ کی رہنما ہدایات، وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جو بھی علمی سرگرمیاں طلبا کو تفویض کی گئی ہیں ان کا خاکہ تحریری صورت میں مواد اور رہنما ہدایات کے ساتھ انہیں فراہم کیا جاتا ہے۔
- تمام طلبا کو اکائی مخصوص کا متن مطالعہ فراہم کر کے اکتسابی عمل میں آگے بڑھنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ فراہم کی گئی رہنما ہدایات کی روشنی میں طلبا مکمل آزادی کے ساتھ اپنی ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور اپنی رفتار سے اکتسابی عمل شروع کرتے ہیں۔ طلبا اکائی سے متعلق اکتسابی عمل کی تفویضات پر تعلیمی ادارہ، تجربہ گاہ، ورکشاپ، کتب خانہ یا اپنے گھر پر کہیں بھی کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ طلبا اپنے مطالعہ اور علمی سرگرمیوں کے ذریعے اکائی کے نفس مضمون سے متعلق جو سوالات یا مسائل حل کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں ان کے جوابات یا حل تحریری صورت میں تیار کرتے ہیں۔ اس سے نفس مضمون سے متعلق علم، مہارت اور ان کی افادیت سے مکمل طور پر متعارف ہوتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے معلم یا نگراں سے رہنمائی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔
- تمام طلبا اپنی خود کی رفتار سے اکتسابی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ اکائی کی صورت میں جو مواد مضمون انہیں دیا گیا ہے اس کے اکتساب میں عبور کی سطح (Mastery Level) جو کہ اکتسابی عمل کی ابتدا سے پہلے ہی معلم اور طالب علم دونوں مل کر متعین کر لیتے ہیں، پر پہنچنا ہوتا ہے۔ جب طالب علم یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے تفویض کی گئی اکائی کے مواد مضمون پر عبوری مہارت حاصل کر لی ہے اور درخواست دیتا ہے کہ اس کا تعین قدر کر لیا جائے تو اکائی جانچ کے ذریعے اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر طالب علم اس اکائی جانچ میں کامیاب ہوتا ہے تو اسے آگے کی اکائی کا اکتساب کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اگر طالب علم اکائی جانچ میں ناکام ہوتا ہے تو دوبارہ اسی اکائی کا مزید مطالعہ کر کے عبوری مہارت حاصل کرنے کے لیے بازرسی اور رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

- جو طلبا مکمل نصاب کی اکائیوں میں عبوری مہارت حاصل کر لیتے ہیں انہیں نگراں کے طور پر معلم کی مدد کرنے کے لیے خصوصی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ان نگراں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے رفقاء جماعت کو اکائی مخصوص سے متعلق مواد مضمون میں اکتسابی مہارت تک پہنچنے میں پوری مدد کریں۔ ان نگراں کی مدد سے تمام طلبا کو علیحدہ- علیحدہ روبرو انفرادی طور پر مشاہدہ کرنے، رہنمائی کرنے، وقت-وقت پر مطلوبہ معاونت پہنچانے، اکائی جانچ کے ذریعے امتحان لینے، ان کی کامیابی، ناکامی سے متعارف کرانے، فوری باز رسی فراہم کرنے، اکتساب میں ان کی دلچسپی اور تحریک قائم رکھنے وغیرہ تمام کام جن کی ذمہ داری معلم کی ہوتی ہے بہت اچھی طرح مکمل کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح نگراں کا انتخاب اور ان کی تربیت شخصی طرز رسائی نظام کی کامیابی کی کلید ہے۔
- جب طالب علم تفویض کی گئی تمام اکائیوں میں عبوری اکتساب مکمل کر کے تمام اکائی جانچوں میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو آخر میں ایک ایسا امتحان بھی دینا ہوتا ہے جس سے مکمل نصاب کے نفس مضمون سے متعلق اکتسابی عبور کا کلی تعین قدر کیا جاسکے۔ اس کلی تعین قدر کی بنیاد پر طالب علم کو گریڈ دیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: شخصی طرز رسائی کے مقاصد کو بیان کیجیے۔

10.5 جامع طرز رسائی (Holistic Approach)

جامع طرز رسائی سے مراد تعلیم کا رشتہ دماغ کے ساتھ - ساتھ دل سے بھی جوڑنا ہے۔ یہ ایک ایسا نقطہ نظر ہے جو طلبا کو اپنی زندگی اور تعلیمی کیریئر میں درپیش کل مسائل اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنے پر مرکوز ہے۔ جامع طرز رسائی میں فلسفیانہ رجحانات اور تدریسی طریقوں کی ایک وسیع رینج شامل ہے۔ یہ جامعیت مرکوز طرز رسائی ہے، جس میں انسانی زندگی کے تمام تجربات کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ طرز رسائی نوجوان ذہن کو انسان بننے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ یہ طرز رسائی بنیادی طور پر ان معلومات، مہارتوں اور رویہ جات کو سیکھنے، زندگی کے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے، کامیابی حاصل کرنے اور ان تمام چیزوں کو پورا کرنے کے لیے جو آئندہ زندگی میں مطلوب ہیں کی وضاحت کرتی ہے۔

جامع تعلیم ایک تحریک ہے، جو شمالی امریکہ میں 1980ء کی دہائی میں مطالعہ اور مشق کی ایک قابل شناخت طرز رسائی کے طور پر شروع ہوئی۔ اس کا ارتقاء مرکزی دھارے کی تعلیم کے غالب عالمی نظریہ کے جواب کے طور پر ہوا، جسے اکثر مشینی (mechanistic) ورلڈ ویو کہا جاتا ہے۔ جامع طرز رسائی تعلیم کا ماڈل فراہم کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے مرکزی دھارے کی ثقافت اور تعلیم کے بکھرے ہوئے،

تخفیف پسند(reductionist) مفروضات کو چیلنج کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جامع تعلیم کا تعلق تعلیم کی بنیادوں کو تبدیل کرنے کی کوشش میں بنیادی عالمی نظریات سے ہے۔ اس تحریک کے رہنماؤں میں سے ایک ملر(1992) کی دلیل ہے کہ 'جامع تعلیم کو کسی خاص طریقہ یا تکنیک کے طور پر بیان نہیں کیا جانا چاہئے۔ اسے ایک تمثیل، بنیادی مفروضات اور اصولوں کا ایک مجموعہ جس کا اطلاق مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے کے طور پر دیکھا جانا چاہئے'۔ مارٹن اور فوربس(2004) نے یہ بتاتے ہوئے مزید زور دیا کہ 'عمومی سطح پر جو چیز جامع تعلیم کو تعلیم کی دوسری شکلوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کے مقاصد، سیکھنے کے تجرباتی طریقوں پر توجہ، اور وہ اہمیت ہے جو سیکھنے کے ماحول میں تعلقات اور بنیادی انسانی اقدار پر ہوتی ہے۔'

جامع طرز رسائی ایک ایسا طریقہ ہے جو طلبا کو زندگی اور اپنے تعلیمی کیریئر میں درپیش کسی بھی چیلنج سے نمٹنے کے لیے تیار کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ جامع تعلیم کے پیچھے سب سے اہم نظریات اپنے بارے میں سیکھنا(learning about oneself)، صحت مند تعلقات کی تخلیق، مثبت سماجی رویوں کو فروغ دینا، سماجی و جذباتی نشوونما، لچک اور خوبصورتی کو دیکھنے کی صلاحیت، ماورائی (transcendence) اور سچائی(truth) کا تجربہ کرنا ہیں۔ اس طرز رسائی میں درج ذیل اہلیتوں کی نشوونما کے لیے تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

- آزادی (نفسیاتی لحاظ سے)۔
- اچھا فیصلہ (خود حکمرانی)۔
- مابعد اکتساب (اپنے طریقے سے سیکھنا)۔
- سماجی قابلیت (سماجی مہارتیں سیکھنا)۔
- اقدار کی بہتری (کردار کی نشوونما)۔
- خودشناسی (جذباتی ترقی)۔

جامع تعلیم انسانی بھلائی، ذاتی عظمت اور جینے کی خوشی کے بارے آزمائشوں اور کامیابیوں دونوں میں سیکھنے کی کوشش ہے۔ اسکول میں مسابقت کا دباؤ، سماجی دباؤ، تشدد جو عام طور پر اسکول کے بچوں کے ساتھ جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی طور پر ہوتا ہے، بچے کی سیکھنے کی صلاحیت کو ناقص کر دیتا ہے۔ موجودہ وقت میں بچے والدین یا اساتذہ کی ہدایات کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ بچوں کو اڑنے کے لیے پنکھ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ جامع تعلیم اس کی اصلاح کرتی ہے۔ جامع تعلیم واضح کرتی ہے کہ بچوں کو نہ صرف تعلیمی طور پر ترقی دینے کی ضرورت ہے بلکہ ان کے اندر جدید دنیا میں زندہ رہنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ زندگی میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت اور مثبت رویہ کی کمی نے بچوں کو اپنی زندگی میں پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ختم کرنے کا بہت زیادہ خطرہ بنا دیا ہے۔ بلاشبہ یہ موجودہ تعلیمی نظام کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو ان کی خوبیوں کو پہچاننے اور ان کی کمزوریوں پر قابو پانے کے لیے تیار کرے۔ جامع تعلیم بچوں کو ان کے دوستوں اور خاندان کے ساتھ ان کے فوری تعلقات کے ساتھ - ساتھ سماجی ترقی، صحت اور فکری ترقی کے بارے میں سکھاتی ہے۔ یہ طرز رسائی بچوں کو سکھاتی ہے کہ وہ فینکس پرندے کی طرح کیسے بن سکتے ہیں جو راکھ سے نکل کر دنیا میں اپنی راگ پھیلاتا ہے۔ یہ طرز رسائی بچوں کو سچائیوں، حقیقت، قدرتی خوبصورتی اور زندگی کے معنی کا مشاہدہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

جامع تعلیم کی خصوصیات (Characteristics of Holistic Approach)

جامع تعلیم کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- یہ مکمل انسان کی نشوو نما کو فروغ دیتی ہے۔
- یہ مساوی، جمہوری اور کھلے رشتوں کے گرد گھومتی ہے۔
- اس کا تعلق صرف بنیادی مہارتوں کے بجائے زندگی کے کل تجربات سے ہے۔
- یہ طرز رسائی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ثقافتیں لوگوں کے ذریعے تخلیق کی جاتی ہیں اور لوگوں کے ذریعے تبدیل کی جاسکتی ہیں۔
- اس کا تعلق زندگی کے تیئں تعظیم اور زندگی کے ہمہ جہت پہلوؤں سے ہے۔

جامع تعلیم کی خوبیاں (Qualities of Holistic Education)

جامع تعلیم کی درج ذیل خوبیاں ہیں۔

- جامع طرز رسائی کا تعلق طلبا کی اندرونی زندگی، احساسات، خواہشات، خیالات اور سوالات سے ہے؛ جو ہر طالب علم سیکھنے کے عمل میں استعمال کرتا ہے۔
- اس طرز رسائی میں تعلیم کو معلومات کی ترسیل یا خیالات کے پھیلاؤ کے طور پر نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ بچوں کے باطن کو سمجھ کر دنیا سے جڑنے میں مدد کرتی ہے۔
- جامع طرز رسائی ایک ماحولیاتی شعور کا اظہار کرتی ہے۔ یہ تسلیم کرتی ہے کہ دنیا میں ہر چیز سیاق وسباق میں موجود ہے۔
- یہ ایک عالمی نظریہ ہے جو قدرتی اور ثقافتی دونوں طرح کے تنوع کو قبول کرتا ہے۔
- یہ طرز رسائی ہر ایک طالب علم کی ذہانت اور تخلیقی سوچ کی فطری صلاحیت کی شناخت کرتی ہے۔
- طلبا کی تعظیم اور ان کے تخلیقی جذبات کا احترام کیا جاتا ہے۔
- تدریس کی جامع طرز رسائی بنیادی طور پر ایک جمہوری تعلیم ہے، جس کا تعلق انفرادی آزادی اور سماجی ذمہ داری دونوں سے ہے۔
- یہ امن کی ثقافت، پائیدار ترقی، ماحولیاتی خواندگی، انسانیت کی موروثی اخلاقیات اور روحانیت کی ارتقاء پر زور دیتی ہے۔
- روحانیت جامع طرز رسائی کا ایک اہم جز ہے کیونکہ یہ تمام جانداروں کے مربوط ہونے اور باطنی اور بیرونی زندگی کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیتی ہے۔
- جیسا کہ میسلو کے نظریہ تحریک میں خود تحقق کی وضاحت کی گئی ہے، جامع طرز رسائی کا ماننا ہے کہ ہر شخص کو زندگی میں ان تمام چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کا ذکر میسلو نے کیا ہے۔
- یہ طرز رسائی فرد کی انفرادیت پر یقین رکھتی ہے، اس کے مطابق سیکھنے والوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ فرق ہوتا ہے۔
- یہ طرز رسائی مانتی ہے کہ ہر ایک شخص ترقی کی حتمی حد تک پہنچ سکتا ہے۔

جامع طرز رسائی کے اجزا(Components of Holistic Approach)

طریقہ کار کے نقطہ نظر سے، جامع طرز رسائی نے اکیسویں صدی میں تعلیم کے چار ستونوں کا ذکر کیا ہے۔کچھ معمولی فرق کے ساتھ یونیسکو (2004)نے بھی انھیں چار ستونوں کی نشاندہی کی ہے۔یہ چار بنیادی ستون درج ذیل ہیں۔

1. سیکھنے کے لیے سیکھنا(Learning to Learn):۔سیکھنے کے لیے سیکھنا کی شروعات پوچھنا سیکھنے (learning to ask)سے ہوتی ہے، مزید جاننے اور زیادہ علم حاصل کرنے کی جستجو سے ہوتی ہے۔علم کی تلاش میں پوچھنا شعور کا ایک فطری عمل ہے۔اس کا اصل مقصد سوال کا جواب حاصل کرنے سے زیادہ دریافت کرنے سے ہے۔یہ شعور کی صفات جیسے؛ ارتکاز، سننے، سمجھنے، تجسس، وجدان اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور بااختیار بنانے میں مدد کرتا ہے۔سیکھنے کے لیے سیکھنے کا مطلب اپنے سیکھنے کی ذمہ داری خود لینا، خود کو علمی اعتبار سے اپ ٹو ڈیٹ رکھنا اور علم کے تلاش میں مشغول رکھنا ہے۔اس کا مطلب اپنے اندر سائنسی بیداری یاسائنسی مزاج پیدا کرنا ہے۔
2. کرنے کے لیے سیکھنا(Learning to Do):۔کرنے کے لیے سیکھنے کا مطلب ہنرمند (skilled)اور نتیجہ خیز (productive)بنناہے۔عصری نظام میں اس کا مطلب منطقی، فکری اور ذمہ دارانہ عمل کے ذریعے معاشرے کو بدلنا سیکھنا ہے۔ اس کا مطلب کام کی نوعیت اور ٹیم میں کام کرنے کی صلاحیت کے مطابق خود کو ڈھالنا سیکھنا ہے۔اس کے ساتھ-ساتھ مسائل کو حل کرنے کے لیے حقائق کا حکمت سے استعمال اور معیاری مصنوعات اور پیداواری خدمات کے لیے عقلی فیصلے لیناہے۔مزید یہ کہ پہل کرنا اور حسب ضرورت خطرہ مول لینا(taking risk) بھی اس میں شامل ہے۔
3. ایک ساتھ رہنا سیکھنا(Learning to Live Together):۔اس کا مطلب ہے ذمہ داری کے ساتھ زندگی گزارنا سیکھنا، دوسرے لوگوں کے ساتھ احترام اور تعاون کرنا اور عام طور پر کرہ ارض پر موجود تمام جانداروں کے ساتھ رہنا سیکھنا ہے۔اس کا مطلب ہر فرد کی انفرادیت کو قبول کرنا ہے۔ تعلیم کا مقصد تعصب، ضد، امتیاز، آمریت، دقیانوسی جیسے تصورات سے آزادی ہے جو اختلاف، تصادم اور جنگ کا باعث بنتے ہیں۔سیکھنے کے اس ستون کا بنیادی اصول ایک دوسرے پر انحصار اور سماجی تانے بانے کا علم ہے۔اس ستون کا مطلب ایک ایسی تعلیم سے ہے جو ہم آہنگی کا راستہ اختیار کرتی ہے اور زندگی کے مشترکہ مقاصد کا حصول کرتی ہے۔اس کا مطلب شاندار خصوصیات جیسے: تفہیم ذات، تفہیم فرد، انسانیت کے تنوع کا مثبت استقبال اور تمام انسانوں کی مماثلت اور باہمی انحصار کی سمجھ کی نشوونما ہے۔اس سے اشتراک، ہمدردی، دیگر مذاہب، اقدار اور ثقافتوں کا احترام، تعاون پر مبنی سماجی رویے اور مشترکہ مقاصد کے لیے کام کرنے کی اہلیت کا فروغ ہوتا ہے۔مزید یہ کہ بات چیت کے ذریعے تنازعات کو حل کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
4. بننا سیکھنا(Learning to Be):۔بننا سیکھنے کا مطلب اپنی ذات کا جوہر تلاش کرنے کے اس سفر سے ہے، جو خیالات اور عمل سے بالاتر ہے۔اس سے انفرادی اقدار کے بجائے انسانی اقدار کی آفاقی جہتیں دریافت ہوتی ہیں۔جامع طرز رسائی انسان کو بنیادی طور پر معنی کی تلاش میں ایک روحانی وجود کے طور پر تسلیم کرکے تعلیم کو ایک خاص انداز میں پروان چڑھاتی ہے۔اس لیے 'بننا سیکھنا'

کو، علم، ہنر اور اقدار کے حصول کے ذریعے شخصیت کی فکری، اخلاقی، ثقافتی اور جسمانی جہتوں میں ترقی کے لیے ساز گار انسان بننے کے لیے سیکھنے سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مطلب ایسے نصاب سے ہے جس کا مقصد تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کی نشو و نما اور ان کو بہتر بنانا، عالمی سطح پر مشترکہ انسانی اقدار کا حصول اور صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ اس سے فرد کی یادداشت، استدلال، جمالیاتی احساس، جسمانی صلاحیت، مواصلات اور سماجی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ اس سے فرد کی تنقیدی سوچ کو فروغ دینے، آزادانہ فیصلے کرنے، ذاتی عزم اور ذمہ داری کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: جامع تعلیم کی خوبیوں کو بیان کیجیے۔

10.6 درج بالا طرز رسائیوں کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

(Critical Appraisal and Class-room implication of above approaches)

طریقہ تدریس کا مقصد طلبا کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ معلم اور طلبا کے آپسی تعلقات میں توانائی لانا بھی ہے۔ معلم تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا استعمال کر کے طلبا کے دماغ کے ساتھ - ساتھ اس کی مکمل شخصیت، ذہانت، جذبات، اقدار اور بنیادی جبلتوں کو بھی نکھارتا ہے۔ ایک ماہر معلم تدریس کی طرز رسائیوں کا انتخاب کرنے سے پہلے اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کسی مضمون کو پڑھانے کے کیا مقاصد ہیں؟ ان مقاصد کو خوش اسلوبی کے ساتھ کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟ نفس مضمون کس طرح سے پیش کیا جائے؟ ان تمام سوالات کا مناسب جواب جاننے کے لیے تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا علم ضروری ہے۔

تعلیم کی اعلیٰ سطح پر جبکہ طلبا عاقل اور بالغ ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی سابقہ معلومات بھی کافی وسیع ہوتی ہے تدریس کی تعمیریت پسند طرز رسائی کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تعلیم کی اس سطح پر شراکتی طرز رسائی، باہمی طرز رسائی، شخصی طرز رسائی، جامع طرز رسائی کا استعمال کر کے اعلیٰ جماعت کے طلبا کو یہ سکھایا جاسکتا ہے کہ سیکھا کیسے جاتا ہے؟ چونکہ تدریس کی ان طرز رسائیوں میں تجربات اور تربیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اس لیے طلبا متحرک ہو کر تدریسی عمل میں شامل ہوتے ہیں اور کمرہ جماعت کا ماحول جمہوری ہوتا ہے۔ تدریسی سرگرمیاں طلبا مرکوز اور معلم اور طلبا کے درمیان تعامل اور گفتگو پر محیط ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ طلبا کو اظہار خیال کا پورا موقع ملتا ہے جس سے کہ ان کی ترسیلی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے، طلبا خود سے تجربہ کرتے ہیں اور اس پر کمرہ جماعت میں مباحثہ کرتے ہیں۔ ان طرز رسائیوں میں طلبا کسی پروجیکٹ پر تحقیق کرتے ہیں اور اپنے نتائج کمرہ جماعت میں پیش کرتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں سیکھی گئی مہارتوں

کا استعمال باہری دنیا میں کرتے ہیں اور باہری دنیا میں سیکھے گئے علم کی تعمیر کمرہ جماعت میں کرتے ہیں۔اس کے استعمال سے گروہی عمل کو تقویت ملتی ہے اور طلبا میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے کہ وہ خود مختار آموز گار بنتے ہیں۔

آپ نے تعلیم کی اعلیٰ سطح پر شراکتی طرز رسائی(Participatory Approach)، باہمی طرز رسائی(Cooperative Approach)، شخصی طرز رسائی(Personalized Approach)اور جامع طرز رسائی(Holistic Approach)کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کیا ہے۔ان طرز رسائیوں کا کمرہ جماعت میں استعمال نفس مضمون کی نوعیت، کمرہ جماعت کی جسامت، طلبا کی سابقہ معلومات، تدریسی اشیاء کی دستیابی، نظام الاوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کرنا چاہئے۔

شراکتی طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ:- شراکتی طرز رسائی اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر طلبا کچھ کرنے کی کوشش کریں گے تو زیادہ سیکھیں گے، بجائے اس کے کہ وہ ساکت ہو کر صرف نئی معلومات پڑھیں یا سنیں۔شراکتی طرز رسائی کا استعمال گریجویٹ اور پروفیشنل اسکولوں کے ساتھ- ساتھ تعلیم بالغان کے لیے زیادہ موزوں ہے۔اس طرز رسائی کے موثر استعمال کے لیے سمعی-بصری آلات، فلپ چارٹ، پروجیکٹر، اوور ہیڈ پروجیکٹر، وائٹ بورڈ، مختلف تعلیمی فلمیں، ماڈلز اور دیگر تدریسی معان اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے اگر معاون اشیاء دستیاب ہوں تو طلبا کو مختلف شراکتی طریقوں جیسے گروہی سرگرمیاں، مبادلہ تدریس، برین اسٹارمنگ، کیس اسٹڈیز، رول پلے، مینجمنٹ گیمز، سماجی سروے، اشتراکی کھیل، اشتراکی مباحثہ، کارگزاری یا تجربات کی پیش کش، وغیرہ یا ان کے امتزاج کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی عمل انجام دیا جاسکتا ہے۔مزید یہ کہ طلبا کو مطالعہ کی مہارتوں کو سکھانے کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

باہمی طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ:- باہمی آموزش ایک ایسی تعلیمی طرز رسائی ہے جس کا مقصد کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کو تعلیمی اور سماجی آموزشی تجربات میں منظم کرنا ہے۔باہمی آموزش میں طلبا ایک دوسرے کے باہمی اشتراک سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ایک دوسرے کے وسائل اور مہارتوں سے استفادہ کرتے ہیں، ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرتے ہیں، ایک دوسرے کے خیالات کی قدر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔گروپ میں شامل طلبا مل جل کر باہمی طریقے سے اپنی ذیلی اکائیوں سے متعلق نفس مضمون کی معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تحلیل، تعین قدر کرتے ہیں۔مختلف قسم کے بامعنی، مفاہیم اور معلومات کو جمع کرنے، اکتسابی تجربات کو حاصل کرنے، افادی تجربات اور عمل کو انجام دینے کی جانب گامزن کرنے کے لیے اس طرز رسائی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔مزید یہ کہ پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے اس طرز رسائی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شخصی طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ:- شخصی تدریسی طرز رسائی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے تدریس کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں خالص انفرادی نظریہ کو ذہن میں رکھ کر تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کی جاتی ہے۔اس طرز رسائی میں طلبا کا کردار مرکزی ہوتا ہے۔تدریسی واکتساب کی تمام تر سرگرمیاں طلبا پر ہی مرکوز ہوتی ہیں۔تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری طالب علم مخصوص کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کے تناظر میں کی جاتی ہے۔شخصی تدریس کا نظام بنیادی طور پر خود کی رفتار سے آگے بڑھنے والے ایسے آزاد اکتساب کی نمائندگی کرتا ہے جس میں سبھی طلبا مخصوص طور پر ڈیزائن کیے گئے نصاب کی اکائیوں پر کام کرتے ہیں۔اس میں انفرادی تفاوت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، تمام طلبا کو اپنے-اپنے طریقے سے اور اپنی خود کی رفتار سے سیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔تعلیم بالغان،

فاصلاتی تعلیم، پروفیشنل اور اعلیٰ تعلیم میں اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ایسے طلبا جو سیکھنے کے لیے خود متحرک ہوں انہیں عبوری اکتساب کے لیے اس طرز رسائی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جامع طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

(Critical Appraisal and Class-room implication of above approach)

جامع طرز رسائی طلبا کو اپنی زندگی اور تعلیمی کیریئر میں درپیش کل مسائل اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنے پر مرکوز ہے۔اس میں انسانی زندگی کے تمام تجربات کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔یہ طرز رسائی بنیادی طور پر ان معلومات، مہارتوں اور رویہ جات کو سیکھنے ،زندگی کے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے، کامیابی حاصل کرنے اور ان تمام چیزوں کو پورا کرنے کے لیے جو آئندہ زندگی میں مطلوب ہیں، کی وضاحت کرتی ہے۔اس طرز رسائی میں آزادی (نفسیاتی لحاظ سے)، اچھا فیصلہ (خود حکمرانی)،مابعد اکتساب (اپنے طریقے سے سیکھنا)، سماجی قابلیت (سماجی مہارتیں سیکھنا)، اقدار کی بہتری (کردار کی نشوونما) اور خود شناسی (جذباتی ترقی) کی نشوونما کے لیے تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔جامع طرز رسائی نے اکیسویں صدی میں تعلیم کے چار ستونوں؛ سیکھنے کے لیے سیکھنا، کرنے کے لیے سیکھنا، ایک ساتھ رہنا سیکھنا اور بننا سیکھنا کا ذکر کیا ہے۔اس کا مطلب ایسے نصاب سے ہے جس کا مقصد تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کی نشوونما اور ان کو بہتر بنانا، عالمی سطح پر مشترکہ انسانی اقدار کا حصول اور صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔اس طرز رسائی کا استعمال تعلیم کی تمام سطحوں کیا جاسکتا ہے۔خاص طور پر تعلیم کی اعلیٰ سطح پر اس طرز رسائی کا استعمال کر کے طلبا میں قائدانہ صلاحیتوں کا فروغ کیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: شراکتی طرز رسائی کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

10.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- طریقہ تدریس کا مقصد طلبا کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ معلم اور طلبا کے آپسی تعلقات میں توانائی لانا بھی ہے۔
- تعمیری طریقہ تدریس اس بات پر یقین کرتی ہے کہ آموزش اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب متعلم آموزشی عمل میں سرگرم ہو کر شامل ہوتا ہے۔
- شراکتی طرز رسائی طلبا کو کمرہ جماعت کی سرگرمیوں، تفویضات، پروجیکٹس اور امتحان کے مکمل دورانیہ میں فعال شرکاء کے طور پر مشغول رکھتی ہے۔

- مبادلہ تدریس، برین اسٹارمنگ، کیس اسٹڈیز، رول پلے، مینجمنٹ گیمز، سماجی سروے، اشتراکی کھیل، اشتراکی مباحثہ، کارگزاری یا تجربات کی پیش کش، وغیرہ شراکتی طرز رسائی کے اہم طریقہ کار ہیں۔
- مبادلہ تدریس مطالعہ کی ایک تکنیک ہے، جس کی ابتدائ Michigan University امریکہ کے Palincsar and Brown نے 1986 میں کی تھی۔
- مبادلہ طرز رسائی طلبا کو مطالعے سے متعلق چار مخصوص لائحہ عمل؛ خلاصہ یا توضیح کرنا (Summarizing)، سوالات کرنا (Questioning)، وضاحت کرنا (Clarifying) اور پیشن گوئی کرنا (Predicting) کی تربیت فراہم کرتی ہے۔
- راس اور اسمتھ باہمی آموزش کی تعریف فہم وفراست کی مطلوب، اختراعی، وسیع اور اعلیٰ سطح کے تفکر کے طور پر بیان کرتے ہیں۔
- مثبت آپسی انحصار، انفرادی اور مجموعی ذمہ داریوں کا احساس، ارتقائی تعامل، آپسی تعامل کی مہارتوں کی تربیت اور گروہی عمل باہمی طرز رسائی کے اہم اجزاء ہیں۔
- شخصی طرز رسائی میں طالب علم مخصوص کو اس کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انفرادی طور پر حصول علم کرایا جاتا ہے۔
- شخصی اجزاء کی موجودگی، عبوری اکتساب، شخصی رفتار، تحریری عمل پر زور، زبانی مراسلت کو کم سے کم کرنا، موزوں تقویت کا اہتمام اور نگراں کا استعمال شخصی طرز رسائی کی اہم اجزاء ہیں۔
- جامع طرز رسائی میں انسانی زندگی کے تمام تجربات کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ طرز رسائی نوجوان ذہن کو انسان بننے کا طریقہ سکھاتی ہے۔
- جامع طرز رسائی بنیادی طور پر ان معلومات، مہارتوں اور رویہ جات کو سیکھنے، زندگی کے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے، کامیابی حاصل کرنے اور ان تمام چیزوں کو پورا کرنے کے لیے جو آئندہ زندگی میں مطلوب ہیں، کی وضاحت کرتی ہے۔
- جامع طرز رسائی طلبا کو سکھاتی ہے کہ وہ فینکس پرندے کی طرح کیسے بن سکتے ہیں جو راکھ سے نکل کر دنیا میں اپنی راگ پھیلاتا ہے۔ یہ طرز رسائی طلبا کو سچائیوں، حقیقت، قدرتی خوبصورتی اور زندگی کے معنی کا مشاہدہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- جامع طرز رسائی کا تعلق طلبا کی اندرونی زندگی، احساسات، خواہشات، خیالات اور سوالات سے ہے؛ جو ہر طالب علم سیکھنے کے عمل میں استعمال کرتا ہے۔
- جامع طرز رسائی ایک ماحولیاتی شعور کا اظہار کرتی ہے۔ یہ تسلیم کرتی ہے کہ دنیا میں ہر چیز سیاق وسباق میں موجود ہے۔
- جامع طرز رسائی ہر ایک طالب علم کی ذہانت اور تخلیقی سوچ کی فطری صلاحیت کی شناخت کرتی ہے۔ اس میں طلبا کی تعظیم اور ان کے تخلیقی جذبات کا احترام کیا جاتا ہے۔
- تدریس کی جامع طرز رسائی بنیادی طور پر ایک جمہوری تعلیم ہے، جس کا تعلق انفرادی آزادی اور سماجی ذمہ داری دونوں سے ہے۔ یہ امن کی ثقافت، پائیدار ترقی، ماحولیاتی خواندگی، انسانیت کی موروثی اخلاقیات اور روحانیت کی ارتقاء پر زور دیتی ہے۔

- جامع طرز رسائی فرد کی انفرادیت پر یقین رکھتی ہے، اس کے مطابق سیکھنے والوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ فرق ہوتا ہے اور ہر ایک شخص ترقی کی حتمی حد تک پہنچ سکتا ہے۔
- سیکھنے کے لیے سیکھنا، کرنے کے لیے سیکھنا، ایک ساتھ رہنا سیکھنا اور بننا سیکھنا جامع طرز رسائی کے اساسی اجزاء ہیں۔

10.8 فرہنگ (Glossary)

آپسی تعلقات (Mutual Relations)	افراد یا اداروں کے درمیان باہمی روابط یا تعامل۔
توانائی (Energy)	کام کرنے کی صلاحیت یا طاقت، قوت یا طاقت کا استعمال۔
ذہانت (Intelligence)	علم حاصل کرنے، تصورات کو سمجھنے اور انہیں مختلف حالات میں لاگو کرنے کی صلاحیت۔
جذبات (Emotions)	نفسیاتی اور جسمانی رد عمل یا احساسات جو محرکات یا تجربات کے جواب میں پیدا ہوتے ہیں۔
اقدار (Values)	وہ اصول جو آپ کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتے ہیں کہ صحیح اور غلط کیا ہے، اور مختلف حالات میں کیسے عمل کرنا ہے۔
فراست (Wisdom)	تجربہ، اچھے فیصلے، اور علم کو مؤثر طریقے سے لاگو کرنے کی صلاحیت کے ذریعے حاصل کردہ گہری سمجھ اور علم۔
پیچیدہ (Complex)	پیچیدہ، یا متعدد باہم جڑے ہوئے حصوں پر مشتمل۔
علامات (Symbols)	بصری نمائندگی جو معنی بیان کرتی ہے یا خیالات، تصورات یا اشیاء کی نمائندگی کرتی ہے۔
سہل کار (Facilitator)	وہ استاد جو رہنمائی، مدد، یا وسائل فراہم کر کے سیکھنے کے عمل کی مدد کرتا ہے یا اسے فعال کرتا ہے۔
آموزشی نظریہ (Learning Theory)	ان اصولوں کا مطالعہ جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اکتساب کس طرح ہوتا ہے۔

10.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. "لوگ بامعنی مسائل کو حل کرتے وقت جب اپنے علم کا استعمال کرتے ہیں تو زیادہ سیکھتے ہیں"۔ کس کا قول ہے؟

(a) براؤن (b) پیاجے

(c) وائیگوٹسکی (d) ڈیوی

2. بازرسی اور تعین قدر کس طرز رسائی کے اہم اجزاء ہیں؟

(a) شراکتی (b) باہمی

(c) شخصی (d) جامع

3. مبادلہ تدریس کی ابتداء کس کے ذریعے کی گئی؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) برائون اور پالنکسر (d) گیٹس اور دیگر

4. مبادلہ تدریس کا استعمال سب سے پہلے کس یونیورسٹی میں کیا گیا؟

(a) میچی گان (b) آکسفورڈ

(c) کیمبرج (d) اسٹین فورڈ

5. 'طلبا کے علم اور سماجی مہارتوں میں فروغ کا باہری زندگی اور جمہوری سماج میں استعمال ہونا چاہئے'۔ یہ قول کس کا ہے؟؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جان ڈیوی (d) گیٹس اور دیگر

6. تدریس کی شخصی طرز رسائی کو پیش کرنے کا سہرا کس کے سر ہے؟

(a) کیلر اور شیر من (b) الپورٹ اور میڈ

(c) ڈیوی اور پیٹرک (d) اسکینر اور برونر

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. شراکتی طرز رسائی کا تصور واضح کیجئے۔
2. مبادلہ تدریس میں مطالعہ کی کن کن مہارتوں کی نشوونما کی جاتی ہے؟ بیان کیجئے۔
3. باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء کی فہرست سازی کیجئے۔
4. شخصی طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کیجئے۔
5. شخصی طرز رسائی کے مقاصد کی فہرست سازی کیجئے۔
6. شخصی طرز رسائی میں تدریس کے طریقہ کار کی مرحلہ وار وضاحت کیجئے۔
7. جامع طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کیجئے۔
8. سیکھنے کے لیے سیکھنا سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. شراکتی طرز رسائی کا تصور واضح کیجیے۔اس طرز رسائی اکا استعمال آپ کمرہ جماعت میں کیسے کریں گے؟ مع مثال بیان کیجیے۔
2. شراکتی طرز رسائی میں مبادلہ تدریس کا استعمال آپ کیسے کریں گے؟ بیان کیجیے۔
3. مبادلہ تدریس کا تصور واضح کرتے ہوئے اس کے استعمال کا طریقہ سمجھائیے۔
4. باہمی آموزشی طرز رسائی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟اس کے اجزاء پر تفصیلی روشنی دالیے۔
5. شخصی طرز رسائی کا تصور واضح کرتے ہوئے اس کی خصوصیات پر بحث کیجیے۔
6. شخصی طرز رسائی کے مقاصد اور بنیادی اجزاء پر روشنی ڈالیے۔
7. اعلیٰ جماعتوں میں تدریس کے لیے آپ شخصی طرز رسائی کا استعمال کیسے کریں گے؟ مع مثال بیان کیجیے۔
8. شخصی طرز رسائی میں تدریس کے طریقہ کار کی مع مثال مرحلہ وار وضاحت کیجیے۔
9. جامع طرز رسائی کا تصور، مقاصد اور خصوصیات بیان کیجیے۔
10. عصر حاضر میں جامع طرز رسائی کے چاروں بنیادی اجزاء کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

10.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. 1.Mangal S.K. & Mangal U.(2011). Educational Technology. New Delhi: PHI Learning Private Limited.
2. 2.Singh, A.K. (2010). Educational Psychology. Patna: Bharti Bhawan Publishers and Distributors.
3. 3.Kapil, H.K. (1991). Youth! Abnormal Psychology. Agra: Bhargava Publications.
4. 4.Khan, N.A. & Husain S.M.(2019). Aspects of Educational Psychology: Aligarh. Educational Book House
5. 5. Dr. John P.J. International Journal of Research in Social Sciences
6. Vol. 7 Issue 4, April 2017,